

لَنْ يَنْتَهِىَ اللَّهُ لُحُوفُهَا وَلَا دِمَائُهَا وَلَكِنْ يَنْتَهِىَ الشَّقْوَىٰ عَنْكُمْ الْقُرْآنُ

قُرْبَانِی

کے فضائل و مسائل
اور احکام



دارالافتاء

جامعہ حنفیہ انوریہ اوکاڑا

044-2551360, 0300-7538778

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت کی حقیقی اور ہمیشہ ہمیشہ کی کامیابی اپنے ہر موقع کے احکام کو نبی کریم ﷺ کے طریقہ کے مطابق پورا کرنے میں رکھی ہے۔ جو بھی اس حکم کو پورا کرے گا دنیا اور آخرت میں کامیابی اس کا مقدر ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ کے یہاں وہی عمل قابل قبول ہے جو حضور ﷺ کے طریقے پر اور اخلاص کے ساتھ ہوگا۔ حضور ﷺ کے طریقے کا علم علماء حق سے پوچھ کر ہی ہو سکتا ہے۔ الحمد للہ علماء کرام اپنی ذمہ داری کے پیش نظر ہر موقع پر کتاب و سنت کے مطابق امت کی رہنمائی کرتے رہتے ہیں، انہی مواقع میں سے ایک موقع قربانی کی ادائیگی کا ہے۔ قربانی سنت ابراہیمی کی عظیم یادگار ہے، جس کو آج کل مسلمان مسائل کا علم نہ ہونے کی وجہ سے صحیح طور پر ادا نہیں کر پاتے، اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمانوں کو اس کے متعلق مسائل سے آگاہ کیا جائے تاکہ وہ اس فریضہ کو صحیح طور پر ادا کر سکیں۔

عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت:

وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ {ترجمہ: قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی} اللہ رب العزت نے سورۃ الفجر میں دس راتوں کی قسم کھائی ہے، اور اکثر مفسرین کے نزدیک اس سے بھی ذی الحجہ کی دس راتیں مراد ہیں۔ خصوصاً 9 ذی الحجہ یعنی عرفہ کا دن، اور اسکے بعد آنیوالی عید کی رات ان میں خاص فضیلت اور اہمیت کے حامل ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی دن ایسا نہیں جس میں عبادت اللہ تعالیٰ کے نزدیک عشرہ ذی الحجہ سے زیادہ پسندیدہ ہو، اس عشرہ میں ایک دن کا روزہ ایک سال کے برابر ہے اور ایک رات کی عبادت شب قدر کے برابر ہے {ترمذی} اسی طرح حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب خدا ﷺ نے 9 ذی الحجہ کے بارے میں فرمایا کہ: میں اللہ سے پختہ امید رکھتا ہوں کہ وہ اس کی وجہ سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ فرمادیں گے۔ {مسلم}

قربانی کرنے کی فضیلت:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: 10 ذی الحجہ کی دس تاریخ کو کوئی نیک عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کا خون بہانے سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ نہیں، اور قیامت کے دن قربانی کرنے والا اپنے جانور کے بالوں، سینگوں اور گھروں کو لے کر آئے گا۔ {اور یہ چیزیں عظیم ثواب کا ذریعہ بنیں گی} نیز یہ فرمایا کہ: قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ کے نزدیک شرف قبولیت حاصل کر لیتا ہے، لہذا تم خوشدلی سے قربانی کیا کرو۔ {ترمذی} رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے بعد دس سال مدینہ منورہ میں قیام فرمایا اور ہر سال برابر قربانی کرتے رہے، اور مسلمانوں کو اس کی تاکید فرمائی۔ اس لئے جمہور اہل اسلام کے نزدیک قربانی واجب ہے۔ {شامی}

قربانی نہ کرنے پر وعید:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس قربانی کی گنجائش ہو اور پھر بھی وہ قربانی نہ کرے تو ایسا شخص ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ {مسند احمد}

تکبیرات تشریق:

یومِ عرفہ یعنی 9 ذی الحجہ کی نماز فجر سے 13 ذی الحجہ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد {خواہ وہ نماز جماعت سے پڑھی جائے یا علیحدہ} ہر مرد و عورت پر ایک مرتبہ تکبیر تشریق پڑھنا واجب ہے۔ مرد بلند آواز سے اور عورت آہستہ آواز سے پڑھے۔ تکبیر تشریق یہ ہے: {اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ} اگر امام تکبیر پڑھنا بھول جائے تو مقتدی انتظار نہ کریں بلکہ فوراً تکبیر پڑھ لیں۔

قربانی کا مقصد:

قربانی کا مقصد گوشت کھانا یا کھانا ہر گز نہیں، بلکہ ایک حکم شرعی کی تکمیل اور خلیل اللہ اور حبیب اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ اور اس کی روح نفس کی پسندیدہ چیز کو اللہ کے راہ میں قربان کرنا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا حُبَبْتُمْ {ترجمہ: تم نیکی کے کامل درجے کو ہر گز نہیں پہنچ سکتے جب تک ایسی چیزوں سے نہ خرچ کرو جو تم کو پسند ہیں} نفس کی محبوب چیزوں میں سب سے بڑھ کر جان و مال اور اولاد ہے، اصل قربانی تو یہ تھی کہ عاشق صادق اللہ جل شانہ کے حکم پر اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیتا، لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا محض فضل اور احسان ہے کہ اس نے جان کے فدیہ کے بدلے میں مال کا فدیہ قبول فرمایا۔

قربانی کے مسائل

قربانی کس پر واجب ہے؟

* قربانی ہر اس مسلمان، عاقل، بالغ، مقیم شخص پر واجب ہوتی ہے جس کی ملکیت میں ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کے برابر مال موجود ہو، یہ مال خواہ سونا، چاندی یا ان کے زیورات ہوں، یا مال تجارت ہو، ماضی ورت سے زائد گھر یا سوا، یا رہائشی مکان کے علاوہ کوئی مکان یا پلاٹ وغیرہ

* قربانی واجب ہونے کیلئے مال پر سال گزرنا ضروری نہیں، اگر 12 ذی الحجہ کی شام کو غروب آفتاب سے پہلے کسی کے پاس اوپر ذکر کردہ نصاب کے مطابق مال آ گیا تو اس پر قربانی واجب ہو جائے گی

* اگر کوئی شخص صاحب نصاب نہیں لیکن قربانی کا جانور خرید سکتا ہے تو اس کیلئے قربانی کرنا مستحب ہے

* اگر کسی شخص پر قربانی واجب تھی لیکن ناواقفیت یا غفلت کی وجہ سے قربانی کے ایام یعنی دس، گیارہ اور بارہ تاریخ کو قربانی نہ کر سکا تو قربانی کے قابل درمیانے درجے کے جانور کی قیمت فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا واجب ہوگا۔

قربانی کے دن:

* قربانی کی عبادت تین دن کے ساتھ خاص ہے 10، 11، 12 ذی الحجہ، ان میں سے جس دن چاہے قربانی کر سکتا ہے لیکن دس ذی الحجہ کو یعنی پہلے دن قربانی کرنا افضل ہے۔ یاد رہے کہ ان تین دنوں کے بعد قربانی کرنا جائز نہیں، اور ایسے شخص کی قربانی نہیں ہوگی۔

قربانی کا وقت:

* دس ذی الحجہ سے لیکر بارہ ذی الحجہ کی مغرب تک قربانی کا وقت ہے، اس دوران کسی بھی وقت قربانی کی جاسکتی ہے، البتہ دن کے وقت قربانی کرنا افضل ہے۔ {شامی} * جن بستیوں اور شہروں میں جمعہ

وعیدین جائز ہیں ان میں نمازِ عید سے پہلے قربانی کرنا جائز نہیں، اگر کسی نے نمازِ عید سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر دیا تو اس کی قربانی اور انہیں ہوگی اور اسے دوبارہ قربانی کرنا پڑے گی * البتہ چھوٹے گاؤں میں جہاں شرعاً جمعہ وعیدین کی شرائط نہ پائی جاتی ہوں { اگرچہ لوگ لاعلمی کی وجہ سے جمعہ وعیدین ادا کر رہے ہوں } تو وہاں دس ذی الحجہ کی صبح صادق کے بعد قربانی کرنا جائز ہے۔

قربانی کے جانور:

* اونٹ، اونٹنی، گائے، بیل، بھینس، بکرا، بکری، بھیڑ، دنبہ، مینڈھا * ان کے علاوہ کسی جانور کی قربانی جائز نہیں، چاہے کتنا ہی قیمتی اور مرغوب ہو، بکرا، بکری، بھیڑ، دنبہ ایک آدمی کی طرف سے، جبکہ اونٹ، اونٹنی، گائے، بیل، بھینس، بھینسا سب آدمیوں کی طرف سے ہو سکتے ہیں، لیکن کسی شریک کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو { نوٹ } جانور میں شریک ہونے والے تمام شرکاء کا صحیح العقیدہ مسلمان ہونا ضروری ہے، ثواب کی نیت سے اور حلال آمدنی سے قربانی کرنے والا ہونا بھی شرط ہے۔ لہذا اگر کوئی شریک کافر، مشرک، مرزائی وغیرہ ہو، یا کسی شریک کی نیت صرف گوشت کھانے کی ہو، یا کوئی شریک حرام آمدن سے رقم ملا کر شریک ہوا ہو تو ان سب صورتوں میں شرکاء میں سے کسی کی بھی قربانی ادا نہیں ہوگی * عقیقہ کا حصہ قربانی کے جانور میں رکھنا جائز ہے * قربانی کا جانور گھر کا پالتو ہے، یا خریداہے مگر خریدتے وقت قربانی کی نیت نہیں تھی بعد میں نیت کر لی، یا قربانی کی نیت سے خریدا لیکن وہ چارہ گھر سے کھاتا ہے، باہر سے چر کر گزارہ نہیں کرتا تو ایسے جانور کا دودھ اور بال وغیرہ استعمال کر سکتے ہیں، بصورت دیگر نہیں کر سکتے۔ ایسی صورت میں جانور کا دودھ نہ نکالنا چاہئے، بلکہ پانی کے چھینٹے مار کر دودھ خشک کر دیا جائے، اور بال وغیرہ بھی نہ کاٹے جائیں۔ اور اگر دودھ نکالا یا بال کاٹے تو ان کو صدقہ کرنا لازم ہوگا۔

قربانی کے جانوروں کی عمریں:

* اونٹ، اونٹنی پانچ سال۔ گائے، بیل، بھینس، بھینسا دو سال۔ بکرا، بکری، بھیڑ، دنبہ ایک سال۔ { البتہ اگر مینڈھا یا دنبہ ایک سال سے کم ہو لیکن اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال بھر کے جانوروں میں چھوڑ دیا جائے تو فرق محسوس نہ ہو تو اس کی قربانی جائز ہے } تاہم ایسا جانور جو خوبصورت، موٹا تازہ تمام عیبوں سے پاک، خصی اور سینگوں والا ہو تو اس کی قربانی افضل ہے۔

جن جانوروں کی قربانی جائز نہیں:

* اندھا، کانا، یا جس جانور کی آنکھ کی روشنی ایک تہائی یا اس سے زیادہ چمکی ہو * جس جانور کا کان پیداؤشی طور پر نہ ہو، یا تہائی یا اس سے زیادہ کان کٹ گیا ہو * جس جانور کی دم پیداؤشی طور پر نہ ہو، یا تہائی یا اس سے زیادہ کٹ گئی ہو * جس جانور کے ایک یا دونوں سینگ جڑ سے اکھڑ جائیں * جس جانور کے مکمل دانت یا اکثر دانت نہ ہوں * لنگڑا جانور جو تین پاؤں پر چلے اور چوتھا پاؤں زمین پر نہ رکھ سکے، اگر رکھ لے تو چل نہ سکے * جس جانور کے ایک یا دونوں پاؤں کٹ گئے ہوں، یا جس کے تھن کاٹ دیئے گئے ہوں * جس بکری کے ایک تھن اور گائے بھینس کے دو تھنوں سے دودھ اترنا بند ہو گیا ہو * ایسا لاغر اور دبلا جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو * جلالہ جانور، جس کی غذا میں نجاست اور گندگی ہو * خارش جانور جو بہت دبلا اور کمزور ہو * جنوں والا جانور جو گھاس نہ کھا سکتا ہو۔ ایسے سب جانوروں کی قربانی جائز نہیں۔

جن جانوروں کی قربانی جائز ہے :

* جس جانور کے پیداؤں سینک نہ ہوں، یا سینک ٹوٹ گئے ہوں یا کاٹ دیئے گئے ہوں لیکن جڑ سے نہ اکھڑے ہوں، یعنی نیچے کی ہڈی متاثر نہ ہوئی ہو * جس جانور کے کان چھوٹے ہوں، یا اس کا کان یا دم تہائی سے کم کئے ہوں * جس جانور کی دم پیداؤں کی طرح چھوٹی ہو * ایسا لنگڑا جانور جو چوتھا پاؤں بھی زمین پر رکھتا ہو اور چلنے میں اس سے مدد لیتا ہو * حاملہ جانور، بھینگا اور رسولی والا جانور، بانجھ جانور، جس جانور کو کھانسی ہو، جس کو داغا گیا ہو، ایسا دبلا جانور جو بہت لاغر نہ ہو * ایسا خارش جانور جو مونٹا تازہ ہو * جنوں والا جانور جو گھاس کھا سکے * وہ جانور جس کو ذبح کیلئے گراتے وقت کوئی عیب پیدا ہو گیا ہو۔ ایسے تمام جانوروں کی قربانی جائز ہے۔

گوشت اور اسکی تقسیم کے احکام :

* قربانی کا گوشت فروخت کرنا یا قصائی اور مزدوروں کو اجرت میں دینا جائز نہیں، اگر ایسا کیا گیا تو اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگی * جس جانور میں کئی حصہ دار ہوں تو گوشت وزن کر کے تقسیم کیا جائے، انداز تقسیم کرنا جائز نہیں * افضل یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کئے جائیں، اس میں سے ایک حصہ اپنے اہل و عیال کیلئے، ایک حصہ اعزہ و احباب میں، جبکہ ایک حصہ فقراء و مساکین میں تقسیم کیا جائے۔ البتہ اگر عیال زیادہ ہوں اور سارا گوشت اپنے استعمال کیلئے رکھ لے تو یہ بھی جائز ہے * قربانی کا گوشت غیر مسلم کو بطور ہدیہ دینا جائز ہے * حلال جانور کی سات چیزیں کھانا ممنوع ہے: 1- بہتا ہوا خون 2- مذکر جانور کی پیشاب گاہ 3- مونٹ جانور کی پیشاب گاہ 4- غدود 5- پتہ 6- مثانہ 7- کپورے۔

قربانی کی کھال کے مسائل :

* قربانی کی کھال کو بغیر فروخت کئے اپنے استعمال میں لانا اور کسی کو ہدیہ کے طور پر دینا جائز ہے * قربانی کی کھال کو بغیر صدقہ کی نیت کئے فروخت کرنا جائز نہیں، اگر فروخت کرے تو اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا، جس کے مستحق وہی لوگ ہیں جن کو ذکوۃ دینا جائز ہے، اور جن کو ذکوۃ دینا جائز نہیں مثلاً سید، اپنے ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی، اپنی اولاد یا پوتے، پوتیاں اور نواسے نواسیاں، کوئی مالدار یا کافر وغیرہ، کہ جیسے ان کو ذکوۃ دینا جائز نہیں ایسے ہی قربانی کی کھال کی قیمت بھی انہیں دینا جائز نہیں * قربانی کی کھال کسی خدمت کے معاوضہ میں دینا بھی جائز نہیں، اسی وجہ سے امام، مولڈن، خطیب، مدرس وغیرہ کو بطور حق الخدمت قربانی کی کھالیں دینا جائز نہیں * اسی طرح اسے مسجد، مدرسہ، شفا خانہ، کنواں، پل یا کسی رفاہی ادارے کی تعمیر میں خرچ کرنا جائز نہیں * کسی لاوارث کے کفن اور اس کا قرضہ ادا کرنے میں بھی اس کو استعمال نہیں کیا جاسکتا۔

مصارف چرمھانے قربانی :

قربانی کی کھال قربانی جیسی عظیم عبادت کی تکمیل ہے اسلئے اس میں کوتاہی اور غفلت بہت بڑا جرم ہے، لہذا اس کو صحیح مصرف میں خرچ کرنا چاہئے، اور آجکل اس کا صحیح اور بہترین مصرف دینی مدارس میں قرآن و حدیث کی تعلیم میں مصروف مہمانان رسول ﷺ کا لقب رکھنے والے غریب، مسافر اور نادار طلبہ ہیں، اس میں صدقہ کا ثواب بھی ہے اور احیاء علم دین کی خدمت بھی، خصوصاً ان حالات میں جبکہ پورا عالم کفران

مدارس کو جو اسلام کے قلعے ہیں ختم کرنے کے درپے ہے، اور ہر طرف سے ان کے خلاف سازشیں ہو رہی ہیں۔ ایسے حالات میں ان کے ساتھ تعاون کرنا دین کی بقاء کیلئے ضروری ہے۔

جامعہ حنفیہ انوریہ کا تعارف

اوکاڑا کی عظیم دینی و تربیتی درسگاہ جامعہ حنفیہ انوریہ {رجسٹرڈ} امام الحدیث، حجت الاسلام حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے مایہ ناز شاگرد، ولی کامل حضرت مولانا سید عبدالحق انشاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یادگار ہے۔ جس کا بنیادی مقصد نئی نسل کو دینی و دنیاوی تعلیم سے آراستہ کرنا، انکی اعلیٰ اخلاقی تربیت کرنا اور عالمی سطح پر دین کی اشاعت کیلئے معلم اور مبلغ اور داعی پیدا کرنا ہے۔ بحمد اللہ اس وقت جامعہ میں شعبہ حفظ و ناظرہ کے علاوہ موقوف علیہ تک وفاق المدارس کے نصاب کے مطابق تعلیم دی جا رہی ہے۔ علاقہ کے عوام کی دینی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے جامعہ میں دارالافتاء قائم کیا گیا ہے، جس میں الحمد للہ جلیل مفتیان کرام افتاء کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ جامعہ کے زیر انتظام جامعہ عائشہ صدیقہ گڑ بازار میں بنات کیلئے ناظرہ قرآن کریم اور درجہ کتب کا انتظام موجود ہے۔

ضروریات جامعہ: جامعہ میں اس وقت طلبہ و طالبات کی ایک بڑی تعداد زیر تعلیم ہے۔ جبکہ اساتذہ و کارکنان پر مشتمل 18 افراد کا عملہ ان کی تعلیم و تربیت میں مصروف ہے۔ جامعہ کے ماہانہ اخراجات تقریباً 3 لاکھ روپے سے متجاوز ہیں، جبکہ تعمیرات کے اخراجات اس کے علاوہ ہیں، جو کہ طلبہ کی مسلسل آمد اور روز افزوں مہنگائی کی وجہ سے بڑھ رہے ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ اپنے صدقات، عطیات، زکوٰۃ عشر و خیرات نیز قربانی کے اس موقع پر

قربانی کی کھالیں

جامعہ کے مراکز میں جمع کروا کر اجر عظیم حاصل کریں

کھالیں جمع کروانے کے مراکز

① پل والی مسجد، کلمہ چوک اوکاڑا ① صدیقیہ مسجد، مہر کالونی، اوکاڑا

0333-8975052

044-2551360

③ جامع مسجد محمدیہ، گیمبر، اوکاڑا

0321-7516534

حسب سابق اس سال بھی پل والی مسجد کلمہ چوک اوکاڑا میں

گانے کی اجتماعی قربانی کا انتظام ہے

- 044-2551360 • 0300-7538778
- 0301-7343858 • 0345-7498473

للہ تعالیٰ العزیز: مولانا محمد اعظم

رجسٹرڈ

جامعہ حنفیہ انوریہ اوکاڑا

